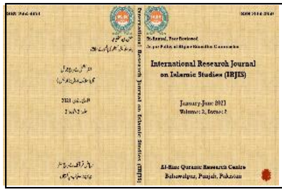

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قراءات شاذّہ کا تعارف اور استنباطِ احکام کی حیثیت (ایک تحقیقی مطالعہ)

Introduction To Qiraat Shazah And The Status Of Inference Of Rules (A Research Study)

1. Dr. Shahzada Imran Ayub,
Associate Professor, Division of Arts and Social Sciences,
The University of Education, Lower Mall Campus, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: drhfzimran@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5840-1646

2. Irfan Jafar,
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: Muhammad.irfan@ais.uol.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-6201-1993

To cite this article: Dr. Shahzada Imran Ayub and Irfan Jafar. 2022. "قراءات شاذّہ کا تعارف اور استنباطِ احکام کی حیثیت (ایک تحقیقی مطالعہ): Introduction To Qiraat Shazah And The Status Of Inference Of Rules (A Research Study)". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 2), 01-11.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || July - December 2022 || P. 01-11
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-2-1/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.02.u1
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 December 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Shaz-Qiraat refers to those recitations which have been transmitted as Qur'anic, but neither are they proven to be frequent nor are they generally accepted by the imams of recitations. The knowledge of reciting is not actually Ijtihadi, but it is proved by listening and copying, and its source is divine revelation. All the other recitations are Shazah except the 10 recitations. Those recitations whose *Isnad* (chains of narrators) are weak, or they have no *Isnad* at all, will not be accepted. All the scholars of the Ummah agree that the Qur'an cannot be applied to the recitations of Shazah. These Recitations are not the Holy Qur'an, so reciting them in prayer is also forbidden. The majority of scholars consider such recitations as evidence for deriving rulings, If they are authentic, and there is no hadith or stronger evidence against them and they should not be canceled. There is a difference of opinion among the scholars of the Ummah in

the matter of declaring Qiraat Shazah as proof in the interpretation of rulings. Most scholars are convinced of the authenticity of Qiraat Shazah and some scholars, among whom Imam Ibn Hazm is at the top, are convinced of the absolute non-authenticity of Qiraat Shazah.

Keywords: Qiraat Shazah, Shariah Status, Interpretation of Rulings, Ahadith, Sabaa` Ahruf

1. تعارف:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی آسمانی کتب میں سے سب سے آخری کتاب ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے امت کی آسانی کی غرض سے قرآن مجید کو سات حروف پر نازل فرمایا ہے۔ یہ تمام کے تمام ساتوں حروف عین قرآن اور منزل من اللہ ہیں۔ ان تمام پر ایمان لانا ضروری اور واجب ہے، اور ان کا انکار کرنا کفر اور قرآن کا انکار ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں سبعہ احرف پر مبنی دس قراءات اور بیس روایات پڑھی اور پڑھائی جارہی ہیں۔ اور ان میں سے چار روایات (روایت قالون، روایت ورش، روایت دوری اور روایت حفص) ایسی ہیں جو دنیا کے کسی نہ کسی حصے میں باقاعدہ رائج اور متداول ہیں۔ عہد تدوین علوم سے لے کر آج تک قراءات قرآنیہ کے موضوع پر بے شمار اہل علم اور قراء نے کتب تصنیف فرمائی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ قراءات قرآنیہ کے میدان میں جہاں قراءات متواترہ پر کتب لکھی گئی ہیں وہیں قراءات شاذہ پر بھی کتب موجود ہیں۔

قراءات متواترہ کے قرآن ہونے اور استنباط احکام میں ان کی حجیت پر تمام علماء متفق ہیں، لیکن قراءات شاذّہ کے متعلق اس حد تک تو کوئی اختلاف نہیں کہ قراءات شاذّہ کی حیثیت نہ تو قرآن کی ہے اور نہ ہی بطور قرآن انہیں استنباط احکام میں حجت قرار دیا جاسکتا ہے، البتہ اس بارے میں علماء کے درمیان شدید اختلاف موجود ہے کہ آیا قراءات شاذّہ کو خبر واحد کی حیثیت سے استنباط احکام میں دلیل بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔؟ یہ واضح رہے کہ یہ اختلاف صرف ان قراءات شاذّہ کے بارے میں ہے جو صحیح سند سے ثابت ہیں، ضعیف یا موضوع قراءات کی عدم حجیت پر سب علماء متفق ہیں۔

زیر نظر مقالہ بعنوان "قراءات شاذّہ کا تعارف اور استنباط احکام کی حیثیت (ایک تحقیقی مطالعہ)" میں یہ واضح کیا جائے گا کہ فقہی مسائل کے استنباط میں قراءات شاذّہ کی حیثیت کیا ہے؟ اور تائید اور عدم تائید کے بارے میں علماء وائمہ کرام کے موقف کو دلائل کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔

2. قراءات کے لغوی معنیٰ

لفظ قراءات لغوی اعتبار سے قرأ یقرأ سے مصدر سماعی ہے۔ ماہرین لغت کے نزدیک اس کا معنیٰ جمع کرنا، ملانا اور تلاوت کرنا موجود ہیں۔[1]

3. قراءات کا اصطلاحی مفہوم

"هو علم يبحث فيه عن صور نظم كلام الله تعالىٰ من حيث وجوه الاختلافات المتواترة ،ومبادئه مقدمات تواترية..وقد يبحث فيه ايضاً عن صور نظم الكلام من حيث الاختلاف الغير المتواترة الواصلة الى حد الشهرة و مبادئه مقدمات مشهورة او مروية عن الآحاد الموثوق بهم"[2]

1Ibn Manzūr al-Ifrīqī, Muhammad ibn Mukarram ibn Alī , Lisān al-ʿArab, Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, Beirut, 1992, 1/129.& Al-Raghib al-Isfahani, Al-Mufradat fi Gharib al-Quran, Noor Muhammad, Ashah al-matabi,Karachi,1981,P:402.

2 Ṭāshkubrī'zādah,Aḥmad ibn Muṣṭafá ibn Khalīl, Miftāḥ al-Saʻāda wa-miṣbāḥ al-Siyādah, Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, Beirut,1411AH,1/321.

"ایسا علم ہے جس میں قراءات متواترہ کے اختلاف کی وجوہ اور اس کے تواتر کی مبادیات و مقدمات کے اعتبار سے کلام الٰہی کے نظم کی مختلف صورتوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ نیز اس میں غیر متواتر قراءات جن کو قبول عام حاصل ہے، کے اختلاف کی وجوہ اور اس کی شہرت کے مبادیات اور مقدمات سے بحث کی جاتی ہے یا اس میں ان قراءات احادیہ سے بحث کی جاتی ہے جو مستند اور قابل اعتبار ہیں"

- شیخ عبد الفتاح قاضی نے قراءات کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے۔

علم قراءت ایسا علم ہے کہ جس میں قرآنی کلمات کو بولنے کی کیفیت اور انہیں ادا کرنے کا مختلف فیہ اور متفقہ طریقہ ہر ناقل کی قراءت کی نسبت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے۔[3]

- قاری فتح محمد پانی پتیؒ رقمطراز ہیں:

"قراءت اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات قرآنی میں قرآن مجید کے ناقدین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو، جو آپ ﷺ سے سن لینے کی بناء پر ہے، اپنی رائے کی بناء پر ہیں۔"[4]

علم قراءات کا موضوع قرآن کریم کے کلمات ہیں، کیونکہ اس علم میں ان کلمات کے تلفظ کے حالات پر ہی بحث کی جاتی ہے۔[5]

کسی بھی قراءت کو قرآنی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے اہل علم نے تین شرائط مقرر کی ہیں:

1. نحوی قواعد کے موافق ہو۔
2. رسم عثمانی کے موافق ہو۔
3. اس کی سند صحیح و متصل ہو۔

تیسری شرط ہی اصل ہے، باقی دو اس کی تائید کے لیے ہیں اگر یہ تینوں شرائط موجود ہیں تو قراءت کو قرآنی حیثیت سے قبول کرنا فرض ہے۔[6]

امام سیوطیؒ وغیرہ اہل علم نے قراءت کی باعتبار سند چھ اقسام بیان کی ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

1. **متواتر:** جسے ایک بڑی جماعت عمل کرے اور اس جماعت کا جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہو۔
2. **مشہور:** وہ قراءت جس کی سندی ثابت ہو اور وہ درجہ تواتر تک نہ پہنچنے کے باوجود عربی قواعد اور رسم عثمانی کے موافق ہو، نیز قراء میں مشہور بھی ہو۔
3. **آحاد:** اسی قراءت جس کی سند توی ہو مگر وہ عربی قواعد یا رسم عثمانی کے خلاف ہو یا درج بالا دونوں قراءتوں کے برابر مشہور نہ ہو۔ اور نہ اس کی قراءت کی جاتی ہو۔
4. **شاذ:** جس کی سند صحیح نہ ہو۔
5. **موضوع:** جو بغیر کسی اصل کے اپنے قائل کی طرف منسوب ہو۔
6. **مدرج:** ایک قراءت جو دیگر قراءتوں میں بطور تفسیر زیادہ کی گئی ہو۔[7]

---

3 Abd al-Fattah al-Qadi,Al-Budoor Alzahirahm Qirat Acadmy,Lahore,P:5.
4 Panipati,Fateh Muhammad, Inayate Rahmani, Qirat Academy Lahore,1999,1/138
5 Inayate Rahmani,1/138
6 Muhammad Taqi-ul-Islam Dehlavi,Mufti, Alisar Sharh Tayyaba al-Nashar fi al-Qara'at al-Ashaar, Maktaba Al-Qiraa, Lahore,2005,P:14.
7 Al-Sayūṭī, Jalāl al-dīn ʻAbd al Raḥmān bin Abī Bakr, Al-Itqān fī ʿulūm al-Qurʾān Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, Beirut, 1/77

چونکہ یہاں ہمارے پیش نظر صرف قراءت شاذہ پر بحث کرنا ہے اس لئے آئندہ سطور میں اسی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

4. قراءت شاذہ کا معنی و مفہوم اور وجہ تسمیہ

شاذ کا مادہ ش، ذ، ذ ہے، اس کا معنی علیحدہ ہونا اور اکیلا ہونا وغیرہ ہے۔[8] لفظ شاذ صیغہ صفت ہے، اس کی جمع شواذ آتی ہے۔[9]

اصطلاح میں قراءات شاذہ سے مراد تمام وہ قراءات ہیں جو قراءات متواترہ کے علاوہ ہیں اور ائمہ قراء کے ضوابط اصولیہ معیار قراءاۃ کے خلاف ہیں جیسا کہ ابو عمرو عثمان بن الصلاحؒ نے لکھا ہے:

"القراءۃ الشاذہ ما نقل قرآنا من غیر تواتر و استفاضۃ متلقاۃ بالقبول من الامۃ کما یشمل علیه المحتسب لابن جنی و غیرہ"[10]

قراءت شاذ وہ ہے کہ جو قرآنی حیثیت سے منقول ہو مگر نہ وہ تواتر سے ثابت ہو اور نہ قراءت کے ائمہ کے نزدیک اسے قبول عام حاصل ہو"

امام سخاوی فرماتے ہیں:

"ان الشاذ ما لیس متواترا"[11]

ڈاکٹر لبیب السعید نے قراءت شاذہ کی تعریف میں فرماتے ہیں:-

"القراءۃ الشاذ فی مصطلح علماء القرآن، ھی التی تروی احادا، تخالف خط المصحف العثمانی الامام ولا یمنع من وصفھا بالشذوذ ان تکون صحیحۃ السند و موافقۃ للعربیۃ"[12]

علماء قرآن کی اصطلاح میں شاذ قراءات وہ ہیں جو آحاد سند سے مروی ہیں اور رسم عثمانی کے خلاف ہیں، نیز کسی قراءت کا صحیح السند اور قواعد عربیہ کے موافق ہونا اس کے شاذ ہونے سے مانع ہے۔

درج بالا تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے یوں کہا جا سکتا ہے کہ قراءت شاذہ سے مراد وہ قراءت ہے جو رسم عثمانی کے خلاف ہے اور بطریق آحاد مروی ہے قطع نظر اس سے کہ اس کی سند ہے یا ضعیف۔ علاوہ ازیں قراءات شاذہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قراءات رسم عثمانی سے علیحدہ ہیں اس لیے ان کا نام شاذّ یعنی علیحدہ ہونے والی رکھ دیا گیا۔[13] علامہ ابن جزریؒ کے مطابق قراءات شاذہ کو اس لیے شاذ کہا جاتا ہے کہ یہ رسم کے اعتبار سے قراءات متواترہ سے جدا اور منفرد ہیں یا اس وجہ سے کہ یہ قراءات متواترہ کے ضوابط پر پوری نہیں اترتیں۔[14]

5. قراءات شاذہ کی اقسام

قراءات شاذہ کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے

1. قراءات جس کی سند میں ہو اور کسی عربی قاعدہ کے مطابق ہو لیکن نہ تو بطریق تواتر ثابت ہو اور نہ ہی ایسے طریق سے جو قوت میں تواتر کے مساوی ہو۔
2. قراءات جس کی سند صحیح ہو اور لغت عرب کے بھی موافق ہو لیکن مصاحف عثمانی کی رسم کے مطابق نہ ہو۔

---

8 Lisān al-ʿArab,4/224.
9 Maulana Abdul Hafeez Balyavi, Misbah ul Lughaat ,Maktaba Qudoosia,Lahore,1996,p:423.
10 Az-Zarkashī, Abū Abdullāh Badr ad-Dīn Mohammed bin Abdullah, Al-burhān fī `ulūm al-Qur'an, (Beirut,Muʾassasat al-Risāla,1998)1/481.
11 Abū Bakr Muḥammad ibn aṭ-Ṭayyib al-Bāqillānī , I'jāz al-Qur'ān, Maktaba Al-Mustfa al-babi al-halbi,Misar,1981,P:123.
12 Labid al-saeed,Dr,Al-Jam'e al-suti al-ula ll-qur'an,Dar al-Katib,Cairo,2001,p:341.
13 Az-Zurqānī, Abul 'Azeem,,Manahil Al-'irfan, Dār Iḥyā' Al-Kitab Al-Arabi.1/373.
14 Ibid

3. وہ قراءات جس کی سند صحیح ہو رسم عثمانی کے موافق ہو لیکن لغت عرب کے خلاف ہو۔
4. وہ قراءات جس کی سند تو صحیح ہے مگر وہ قرآن نہیں، بلکہ صحابہ کے بطور تفسیر اضافہ کردہ کلمات ہیں، جن کے لئے مدرجکی بھی اصطلاح مستعمل ہے۔
5. وہ قراءات جس کی سند ہی صحیح نہ ہو خواہ وہ رسم عثمانی اور عربی قواعد کے موافق ہو یا مخالف۔
6. وہ قراءات جو رسم عثمانی اور لغت عرب کے موافق ہیں مگر ان کی کوئی سند ہے ہی نہیں۔ ایسی قراءات بھی شاذہ بلکہ مکذوبہ کہلائیں گی اور انہیں کوئی مسلمان قرآن نہیں کہہ سکتا۔[15]

قراءات شاذہ کی شرعی حیثیت۔۔۔کیا قرآن ہیں؟

بلاشبہ قراءات شاذہ قرآن نہیں، کیونکہ ان میں وہ تمام شرائط مفقود ہیں جو ثبوت قرآن کے لئے ضروری ہیں، لہذا پوری امت متفق ہے کہ قراءات شاذہ قرآن نہیں۔ مزید تائید کی غرض سے چند قوال پیش خدمت ہیں:

- علامہ شوکانیؒ کے بیان کے مطابق قراءات شاذہ قطعاً قرآن سے الگ ہیں۔[16]
- علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں: ”اس بات پر اجماع ہے کہ قراءات شاذہ کی تلاوت اور انہیں مصحف میں لکھنا جائز نہیں۔“[17]
- علامہ عبدالعلی انصاریؒ رقمطراز ہیں: کہ ”قراءات شاذہ بالاتفاق قرآن نہیں“[18]
- علامہ ابن عبد البرؒ کا قول ہے:۔”قراءت شاذہ نماز میں پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت پر تمام علمائے امت کا اجماع ہے۔“[19]

6. قراءات شاذہ کی تلاوت کا حکم

چونکہ قراءات شاذہ قرآن نہیں، اس لیے بحیثیت قرآن ان کی تلاوت کرنا جائز نہیں، چنانچہ ڈاکٹر محمد سالمؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص علماء وفقہا کے اقوال کی روشنی میں غور کرے گا وہ یقینا یہی فیصلہ کرے گا کہ نماز یا اس کے علاوہ قراءات شاذہ کی تلاوت حرام ہے۔[20]

امام زرکشیؒ نے علامہ ابن طبریؒ کے حوالے سے اس علماء کرام کا اتفاق نقل کیا ہے۔

القراءۃ الشاذۃ مردودۃ لا یجوز اثباتھا فی المصحف، وھذا لا خلاف فیہ بین العلماء۔“[21]

”قراءات شاذہ قابل رد ہیں، ان کو مصحف میں شامل کرنا ممنوع ہے اور علماء کے درمیان اس مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے“

جبکہ صاحب مسلم الثبوت فرماتے ہیں:

”جو قراءات بذریعہ آحاد نقل ہوئی ہیں، وہ قطعاً قرآن نہیں ہیں“[22]

اگرچہ کچھ اہل علم کی طرف نماز میں قراءات شاذہ کی تلاوت کے جواز کا قول منسوب ہے مگر راجح قول جمہور کا ہے جو اوپر ذکر کردیا گیا ہے۔

---

15 Al-Itqān fī ʿulūm al-Qurʾān ,1/77.
16Wahbah Al-Zuḥaylī,Dr, Al Fiqh Al Islami wa Adilatuhu,Maktab Haqania,Peshwar,1/247.
17 Ibn Ḥazm, Abū Muḥammad Alī bin Aḥmad Zāhirī, Al- Muhalla bilAsar, Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, Beirut, 1992,4/355.
18Nizamuddin Sihalivi ,Fwatih al-rhmut, Dār Dār Iḥyā’ Al-turash Al-Arabi, 1997,2/142.
19Ibn ʿAbd al-Barr, Abū ʿUmar al-Namarī al-Andalusī al-Qurṭubī, Al-Tamhîd limâ fîl-Muwatta' min al-Ma`ânî wal-Asânîd‹ Dār Ṣādir, Beirut,1988,1/342.
20 Muhab Usman, Fi Rihab al-Quran , Tanzeem Muhazrat Rihab al-Quran, Al-Kuit,P:238.
21 Abū Ḥayyān Athīr ad-Dīn al-Gharnāṭī, al-Baḥr al-Muḥīt,1/457.
22 Muhibullah Bihari, Musalm al-suboot, Maktaba Qudoosia,Lahore,P:150

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ قراءات شاذہ ی قرآن ہیں اور نہ ہی نماز میں ان کی تلاوت جائز ہے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔ نیز قراءات شاذہ کی تلاوت پر اصرار کرنے والا سزا کا مستحق ہے۔ تاہم نماز کے علاوہ ان قراءات کو تعلیم و تعلم کی غرض سے بیان کرنا یا قرآن کی کسی آیت کے مفہوم کی وضاحت کے لئے پیش کرنا سب کے نزدیک جائز ہے۔

7. قراءات شاذّہ سے احکام کا استنباط

قراءات متواترہ کے قرآن ہونے اور استنباط احکام میں ان کی حجیت پر تمام علماء متفق ہیں، لیکن قراءات شاذّہ کے متعلق اس حد تک تو کوئی اختلاف نہیں کہ قراءات شاذّہ کی حیثیت نہ تو قرآن کی ہے اور نہ ہی بطور قرآن انہیں استنباط احکام میں حجت قرار دیا جاسکتا ہے، البتہ اس بارے میں علماء کے درمیان شدید اختلاف موجود ہے کہ آیا قراءات شاذّہ کو خبر واحد کی حیثیت سے استنباط احکام میں دلیل بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔؟ یہ واضح رہے کہ یہ اختلاف صرف ان قراءات شاذّہ کے بارے میں ہے جو صحیح سند سے ثابت ہیں، ضعیف یا موضوع قراءات کی عدم حجیت پر سب علماء متفق ہیں۔

زیر نظر سطور میں یہ واضح کیا جائے گا کہ فقہی مسائل کے استنباط میں قراءات شاذہ کی حیثیت کیا ہے؟

أ. علمائے اصول کا نظریہ

احکام شرعیہ میں قراءات شاذہ کی حیثیت کے بارے میں علمائے اصول کے ہاں دو مختلف آراء پائی جاتی ہیں:

پہلا مؤقف:

قراءات شاذہ شرعی احکام میں حجت نہیں ہیں، کیونکہ یہ نہ تو بطور قرآن ثابت ہیں اور نہ ہی بطور خبر واحد ثابت ہیں۔ اس مؤقف کے حاملین میں امام جوینی، امام ابن حاجب، امام غزالیؒ، امام آمدیؒ، ابو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی اور امام ابن حزمؒ سر فہرست ہیں۔ چنانچہ امام الحرمین جوینیؒ قراءاۃ شاذہ کے ناقابل استدلال ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قراءات شاذّہ چونکہ بطریق تواتر منقول نہیں، لہذا نہ تو ان کی بنیاد شرعی احکام کا استنباط کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی انہیں ثقہ رواۃ سے منقول خبر واحد کی حیثیت سے قبول کرنا جائز ہے"[23]

اور امام ابن حاجبؒ نے واضح طور پر: ((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ "متتابعات"))[24] قراءاۃ شاذّہ کی حجیت کا انکار کیا ہے"[25]

امام غزالی نے نہایت پر زور انداز میں قراءات شاذّہ کی حجیت کا انکار کیا ہے، لکھتے ہیں:

"جب یہ ثابت ہے کہ حضرت عثمان نے مصاحف عثمانیہ کے علاوہ تمام کو ختم کر دیئے تھے تو پھر کیسے قراءات شاذہ کو قبول کیا جاسکتا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ اگرچہ یہ قرآن نہیں ہے، لیکن خبر واحد تو کم از کم ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کو قبول کرنے کی بنیاد یہ تھی کہ قرآن ہیں، جب ان کا قرآن ہونا باطل ٹھہرا ہے تو پھر انہیں خبر واحد کی حیثیت کیسے دی جاسکتی ہے؟[26]

لہذا قسم کا کفارہ میں ابن مسعود کی قراءاۃ ((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ "متتابعات"))[27] جیسی زائد الفاظ پر مشتمل قراءات شاذہ ہر لحاظ

23 Dhia' ul-Dīn 'Abd al-Malik ibn Yūsuf al-Juwaynī,Al-Buhan fi Usool ul-fiaq, Dār ul Fikar Beirut, 1972,1/666.
24 Al-Ma'idah:79
25 Ibn al-Hajib,Al-Munthăm Dar-ilam, Beirut,2/21.
26 Al-Ġazzālī،Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad, al-Mustasfa fi 'ilm al-isul,,Maktaba Dar ilam , Beirut,P:281.
27 ibn Jarīr al-Ṭabarī Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Yazīd, Jāmiʿ al-bayān ʿan taʾwīl āy al-Qurʾān, Dār ul Kutab Al-ilmyyah, Beirut, 5/31.

سے ناقابل قبول ہیں۔[28] امام سمعانیؒ بھی امام جوینی کی طرح قراءاۃ شاذّہ کی حجیت کا انکار کرتے ہوئے استنباطِ احکام میں قراءاۃ شاذّہ سے استدلال کو ساقط قرار دیا ہے۔[29]

- امام آمدی نے بھی مصحف ابن مسعود وغیرہ کی قراءات جو بطور خبر واحد منقول ہیں، کی حجیت کے متعلق علماء کے اختلاف کی نشاندہی کرتے ہوئے عدم حجیت کے مذہب کو راجح قرار دیا ہے۔[30]
- امام ابن حزم قراءاۃ شاذّہ کو کسی بھی اعتبار سے حجت نہیں مانتے اور انہوں نے اس کی حجیت کے قائلین کا نہایت سختی سے رد کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

"جب امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قراءات شاذّہ کو نہ مصحف میں لکھنا جائز ہے اور نہ کسی کے لئے اس کی تلاوت جائز ہے تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ

"انہا روایات لا تقوم بہا حجۃ وکل ما کان عمن دون رسول اللہ ﷺ فلا حجۃ فیہ لان اللہ لم یامر عند التنازع بالرد الی احد غیر کتابۃ وسنۃ رسولہ ﷺ لا الی غیرھا فمن حکم فی التنازع غیر ھما فقد عصی اللہ تعالیٰ وخالف امرہ فھذا برھان کاف"[31]

"یہ روایات شاذّہ استدلال کی بنیاد نہیں بن سکتیں۔ جو چیز بھی رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی سے ثابت ہوگی، وہ دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ اختلاف کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کا حکم نہیں دیا، چنانچہ جس نے اختلاف کے وقت ان دو کے علاوہ کسی اور چیز کو فیصل بنایا، اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور یہ ہمارے موقف کی کافی دلیل ہے"

دوسرا موقف

دوسرا موقف یہ ہے کہ قراءات شاذّہ احکام شرعیہ میں حجت ہیں۔ اس رائے کے حاملین علمائے اصول میں سرفہرست امام سرخسیؒ، ابن ہمامؒ، ابن قدامہ، ابوجصاص، ابن امیر الحاجؒ، نجم الدین الطوفیؒ ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد فقہائے مذاہب اربعہ نے مشروط طور پر قراءات شاذّہ کو حجت قرار دیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل سطور میں ہے۔

اس نظریہ کی وضاحت کے لئے ذیل میں چند مشہور علمائے اصول کے اقوال کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- حنفی اصول فقہ کے سرخیل امام سرکسیؒ فرماتے ہیں:

"((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)) میں ابن مسعودؓ کی قراءات "متتابعات" کے اضافہ کو ہم قرآن نہیں، بلکہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ سے مروی خبر واحد کی حیثیت دیتے ہیں، کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ صحابیؓ نے اس کی قراءات نبی اکرم ﷺ کی خبر پر عمل کرنا واجب ہے۔[32]

- معروف حنفی فقیہ کمال ابن ہمامؒ فرماتے ہیں:

---

28 Al-Ġazzālī،Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad, al-Mustasfa fi 'ilm al-isul,,Maktaba Dar ilam , Beirut,P:249
29 Abu Saad Al-Samani, bdul Karim bin Abi Bakr Muhammad bin Abi Al-Muzaffar,Qawaati ul adilha, Dār ul Kutab Al-ilmyyah, Beirut, 1997,1/414.
30 Sayf al-Din al-Amidi or Muhammad al-Amidi، Al-ihkam fi usul al-ahkam Dar almil, 1/121.
31 Al- Muhalla,4/255.
32 Al-Sarakhsi Muhammad b. Ahmad b. Abi Sahl Abu Bakr , Shams al-A'imma, Usul al-arakhsi, Dār ul Kutab Al-ilmyyah, Beirut, 1/281.

" القراءة الشاذّة حجة ظنية، قراءاۃ شاذّہ بطور خبر واحد حجت ہے"[33]

- امام ابو بکر جصاص نے اپنی کتاب "الفصول فی الاصول" میں اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی ہے اور متعدد دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ قراءات شاذّہ کا رسم اور تلاوت دور رسالت میں منسوخ ہوگئی تھی۔ لیکن ان کا حکم باقی ہے، لہذا یہ استنباطِ احکام میں حجت ہیں۔[34]
- شیخ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"وہ قراءات جو تواتر سے ثابت نہیں ہیں، مثلاً عبد اللہ ابن مسعودؓ کی قراءاۃ ((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ "متتابعات)) کے بارے میں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ حجت نہیں ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حجت ہیں"[35]

- ابن السبکی الشافعیؒ نے جمع الجوامع میں اس مسئلہ کے بارے میں اصحاب شافعیہ کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد قراءۃ شاذّہ کی بطور خبر واحد حجیت کو راجح موقف قرار دیا ہے۔[36]

ب. مذاہب اربعہ کا موقف

علمائے اصول کے مذکورہ بالا اقوال کے تناظر میں دیکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قراءات شاذّہ کی حجیت کے متعلق مذاہب اربعہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ عموماً یہی ذکر کیا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ قراءۃ شاذّہ کی حجیت کے قائل ہیں اور شافعیہ اور مالکیہ عدم حجیت کے قائل ہیں، جیساکہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے بھی ذکر کیا ہے۔[37]

احناف کا موقف

امام ابو حنیفہؒ اور تمام فقہائے حنفیہ استنباطِ احکام میں قراءات شاذّہ کی حجت پر متفق ہیں کہ جب قراءۃ شاذّہ صحیح ثابت ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہی وجہ ہے امام ابو حنیفہ نے عبد اللہ بن مسعودؓ کی قراءۃ ((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ "متتابعات)) سے استدلال کرتے ہوئے قسم کے کفارہ میں روزوں کو پے در پے رکھنے کی شرط لگائی ہے۔

چنانچہ امام ابو بکر جصاص حنفیؒ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالٰی نے قسم کے کفارہ روزوں کو مسلسل اور پے در پے کی شرط کے بغیر مطلق ذکر کیا ہے اور تم قرآن کی نص میں اس شرط کا اضافہ کر رہے ہو تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ بات صحیح ثابت ہے کہ ابن مسعودؓ کے حرف میں ((متتابعات)) کا اضافہ موجود تھا۔[38]

امام ابن ہمامؒ عبد اللہ بن مسعودؓ کی قراءۃ ((فان فاء وا فيهن)) کے متعلق فرماتے ہیں:

"اس قراءۃ کو قراءۃ مشہورہ کی تفسیر قرار دیا جائے گا، کیونکہ قراءۃ شاذّہ ہمارے نزدیک حجت ہے"[39]

---

33 ibn al-Humam ,Al-Kamal ibn al-Humam,Al-Tareer wl Tahkbeer, Dār ul Fikar Beirut, 1992,2/281.
34 Al-Fusool fi usul,2/254.
35 Aḥmad bin Muḥammad bin Ḥanbal‹Rodat Al Nazir, Maktab al-Rushd, Riyad,1/139.
36 al-Subkī Abu Al-Hasan Taqī al-Dīn Ali ibn Abd al-Kafi ibn Ali ,Hasiyat Al-Atar, Dār ul Kutab Al-ilmyyah, Beirut, 2011,1/300.
37 Usol Al-Fiaq Al-Islami,1/436
38 Al-Jaṣṣās, Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Rāzī al-Jaṣṣāṣ, Aḥkām al-qurʾān. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1994,1/298.
39 Ibn al-Humam ,Al-Kamal ibn al-Humam, Fath al-Qadeer, Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1994,4/191.

احناف کے نزدیک قراءۃ شاذّہ پر عمل کرنے کی شرائط

احناف کے نزدیک قراءات شاذّہ پر عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ خبرِ واحد مشہور ہو، کیونکہ ان کے نزدیک خبر واحد کے ذریعے نص پر اضافہ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے کئی قراءات شاذّہ پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ وہ ان کے خیال میں مشہور نہیں ہیں، مثلاً وہ ابی بن کعبؓ کی قراءۃ((فعدۃ من ایام اخر))متتابعات پر اس لئے عمل نہیں کرتے کہ وہ ان کے نزدیک مشہور نہیں ہے۔

لیکن کفارہ قسم کے روزوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ کی قراءۃ(فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))متتابعات پر وہ اس لئے عمل کرتے ہیں کہ وہ ان کے نزدیک قراءۃ مشہورہ ہے۔

امام سرخسیؒ نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں وضاحت کی ہے۔

"حضرت ابی بن کعبؓ کی قراءۃ میں ((متتابعۃ))شاذ قراءۃ ہے اور غیر مشہور ہے، لہذا اس کے ساتھ نص پر اضافہ ثابت نہیں ہو سکتا، لیکن لفارہ قسم کے روزوں میں ہمارے نزدیک تسلسل شرط ہے۔ یہ حکم قرآن میں مطلق تھا لیکن ہم نے ابن مسعودؓ کی قراءۃ کی بنیاد پر تسلسل کی شرط کو ثابت کیا ہے، کیونکہ یہ قراءۃ امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ تک مشہور تھی۔[40]

مالکیہ کا موقف

مالکیہ کے ہاں قراءۃ شاذہ کی حجیت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مالکؒ مشہور مذہب کے مطابق قراءۃ شاذّہ احکام میں حجت نہیں ہے، جیسا کہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی وغیرہ نے مالکیہ کا یہی موقف بیان کیا ہے۔[41] نجم الدین طوفیؒ نے بھی احناف اور حنابلہ کے علاوہ باقی تمام کی طرف عدم حجیت کا قول منسوب ہے۔[42] اسی طرح ابن نجار فتوحی نے بھی امام مالکؒ کے بارے میں ایک روایت عدم حجیت کی نقل کی ہے۔[43]

- امام ابن حاجب اس سلسلہ میں مالکیہ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))متتابعات جیسی قراءات شاذّہ پر عمل کرنا جائز نہیں ہے، البتہ امام ابو حنیفہؒ نے اس سے استدلال کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک نہ تو یہ قرآن ہیں اور نہ ہی خبر ہیں کہ ان پر عمل کرنا درست ہو"[44]

- مالکیہ میں سے امام ابن العربیؒ نے بھی قراءۃ شاذّہ کی حجیت کو تسلیم نہیں کیا، فرماتے ہیں:

"قراءاۃ شاذّہ پر کسی حکم کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی، کیونکہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔[45]

مالکیہ کا دوسرا قول

امام مالکؒ کے بارے میں دوسری روایت قراءۃ شاذّہ کی حجت کی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مالکیہ کے مشہور امام ابن عبد البر نے قراءۃ شاذّہ کی حجیت پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حافظ ابن عبد البر نے اس بات پر علماء کا اجماع ذکر کیا ہے کہ جب کوئی شاذ قراءاۃ صحابہ کرامؓ سے صحیح نقل کے ذریعے ثابت ہو تو اس سے احکام میں استدلال کرنا جائز ہے۔

---

40 Al-Sarakhsi Muhammad b. Ahmad b. Abi Sahl Abu Bakr , Shams al-A'imma, Al-Mabsot,, Dar Al-Nawadir,, 1992,3/75.
41 Usol Al-Fiaq Al-Islami,1/427
42 Najam U Din Tofi,Suliman bn abdulqawi, Sahrh Muktasir Al-Ruda, Mo'assasah al Risālah, Beirut,1992,2/25.
43 Wahbah Al-Zuḥaylī,Dr, Sarah Al kwakib al-munir, ,Maktab Al-Rushd,,2/140.
44 Ibn Hajib , Abu Umar, Usman , Al.Mukhtsir, Dār al-Kutub al-ʿIlmīya,2009,2/21.
45 Abū Bakr Muḥammad ibn ʿAbdallāh ibn al-ʿArabī , Aḥkām al-qurʾān, Dār al-Kutub al-ʿIlmīya,1/79

مالکیہ کے نزدیک قراءاۃ شاذّہ پر عمل کرنے کی شرائط

امام قرطبی نے ان شرائط کی صراحت کی ہے جس سے ان دونوں آراء کے درمیان تطبیق پیدا ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں:

”قراءۃ شاذّہ کے بارے میں بہترین بات یہ ہے کہ اس کو اس کے راوی کے مذہب کی وضاحت پر محمول کیا جائے۔ (یعنی اسے قولِ صحابیؓ قرار دیا جائے) جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود کی قراءۃ ((فصيام ثلاثة ايام)) متتابعات ہے اور اگر راوی رسول اللہ ﷺ سے اس کے سماع کی صراحت کر دے تو اس وقت علمائے مالکیہ کے درمیان اختلاف ہے، بعض اسے (بطور خبر واحد) حجت مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے ہیں۔

امام زرکشی نے امام قرطبی کے قول کی یہ وضاحت کی ہے:

”امام قرطبیؒ کے نزدیک احناف اور دیگر علماء کے درمیان اختلاف اس وقت ہے، جب راوی قراءۃ شاذّہ کو رسول اللہ ﷺ سے سننے کی صراحت نہ کرے۔ اس صورت میں قرطبی نے اس کے عدم حجیت کی ہے۔ لیکن اگر راوی رسول اللہ ﷺ سے سماع کی صراحت کر دے تو پھر اس پر عمل کے بارے میں مالکیہ کے دو قول ہیں۔ راجح اور اولیٰ یہ ہے کہ اس صورت میں بحیثیت خبر واحد اسے استدلال کی بنیاد بنایا جائے“[46]

شوافع کا موقف

قراءۃ شاذّہ کی حجیت کے بارے میں علمائے شافعیہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ وہ قراءۃ شاذّہ کو حجت نہیں مانتے، جیسا کہ امام آمدی، امام الحرمین امام جوینی، اور امام غزالیؒ وغیرہ۔ اس کے علاوہ دیگر مذاہب کے بعض اصولیوں نے بھی ان کی طرف عدم حجیت کا قول منسوب کیا ہے۔

- امام نوویؒ نے بھی شرح صحیح مسلم میں شافعیہ کا یہی مذہب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

”لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ قراءات شاذّہ حجت نہیں ہے اور نہ ہی اس کا حکم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا ہے“[47]

حنابلہ کا موقف

فقہائے کرام نے اپنی کتب میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ قراءۃ شاذّہ حنابلہ کے نزدیک حجت ہے۔ اور اس موقف کی تائید میں انہوں نے متعدد دلائل پیش کیے ہیں اور مخالفین کے دلائل کا رد بھی کیا۔ البتہ بعض نے امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں ایک قول عدم حجیت کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن ان سے منصوص مذہب حجیت کا ہی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں کفارہ قسم کے روزوں میں تتابع کی شرط کو ضروری قرار دیا ہے۔[48]

- امام ابن قدامہ حنبلیؒ نے قراءۃ شاذّہ کی حجیت کے قول کو اختیار کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

”صحیح بات یہ ہے کہ قراءۃ شاذّہ حجت ہے، کیونکہ راوی یہ خبر دیتا ہے کہ اس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، چنانچہ اگر وہ قرآن نہیں ہے تو خبر تو بہر حال ہے“[49]

- عبد اللہ بن عبد المحسن نے اصولین حنابلہ کی آراء کا جائزہ لینے کے بعد قراءۃ شاذّہ کی حجت کو راجح قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک قراءۃ شاذۃ حجت ہے اور اس عمل کرنا واصب ہے کیونکہ اس کی حجیت کا پہلو زیادہ غالب ہے۔ جب اس کو نقل کرنے والا

46 Rutat u Nazir, 1/140.
47 Al-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf, Al Minhaj bi Sharh Sahih Muslim, Dar Al- Kitab AL-Arbi ,5/130.
48 Al-Hunbli,Auldin,Abu al-Hasan,Al-qwaid,Al-Maktaba tul Asaria,2010,1/156
49 Mansor bin Younas,Ksaaf,Dar Alim al-kutub,1/240

عادل ہے تو وہ خواہ اسے بطور خبر نقل کرے، اس کی خبر کو قبول کرنا ضروری ہے اور اسے قراءۃ شاذّہ کو محض کسی صحابیؓ کی ذاتی رائے قرار دینا حقیقت سے بعید ہے، کیونکہ صحابہ کرام علم کے بغیر قرآن کریم کے بارے میں بات کرنے کو سخت ناپسند کرتے تھے، پھر حنابلہ تو قول صحابی کو بھی حجت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ قراءۃ شاذّہ کو صحابی کا مذہب تسلیم کر لینے کی صورت میں بھی اس پر عمل کرنا واجب ہے۔(50)

حنابلہ کے نزدیک قراءاۃ شاذہ پر عمل کرنے کی شرائط

حنابلہ قراءۃ شاذہ پر عمل کے لئے یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ثابت ہو، ان کے نزدیک ضروری نہیں ہے کہ صحابی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سماع کی صراحت بھی کرے، کیونکہ صحابہ کرامؓ قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی ذاتی رائے کے اظہار کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ حنابلہ نے وضاحت کی ہے کہ قراءۃ شاذّہ دو حال سے خالی نہیں ہوتی، پہلی یا وہ قرآن تھی یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے تفسیر قرآن کے طور پر بیان فرمایا، لیکن صحابیؓ نے یا اس سے روایت کرنے والوں نے اسے قرآن سمجھ کر بیان کر دیا۔ دونوں صورتوں میں قراءۃ شاذّہ واجب العمل قرار پائے گی۔ جیسا کہ ابن قدامہ کے حوالے بیان کیا جا چکا ہے۔

8. خلاصہ کلام

شاذّ قراءات سے مراد وہ قراءات ہے جو قرآنی حیثیت سے منقول ہو مگر نہ تو وہ تواتر سے ثابت ہو اور نہ ائمہ قراءات کے نزدیک اسے قبول عام حاصل ہو۔ علم قراءات دراصل اجتہادی نہیں بلکہ سماع اور نقل سے ثابت ہے اور اس کا ماخذ وحی الٰہی ہے۔ قراءات عشرہ کے علاوہ باقی تمام قراءات شاذّہ ہیں۔ وہ قراءات جس کی اسناد ضعیف یا موضوع ہیں یا ان کی کوئی سند ہی نہیں، انہیں کسی حیثیت سے بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ تمام علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قراءات شاذّہ پر قرآن کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ قراءات شاذّہ قرآن نہیں اس لئے نماز میں ان کی تلاوت بھی حرام ہے، جمہور علماء کے نزدیک سند کے اعتبار سے صحیح قراءات شاذّہ استنباط احکام میں حجت ہیں، بشر طیکہ وہ صحیح ثابت ہوں، اور کوئی حدیث یا قوی تر دلیل ان کے معارض نہ ہو، نیز ان کا نسخ بھی ثابت نہ ہو۔ گزشتہ تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ قراءۃ شاذّہ کو استنباط احکام میں حجت قرار دینے کے سلسلہ میں علمائے امت کے درمیان اختلاف ہے، جمہور علماء قراءۃ شاذّہ کی حجیت کے قائل ہیں اور بعض علماء جن میں امام ابن حزم سرفہرست ہیں قراءۃ شاذہ کی مطلقاً عدم حجیت کے قائل ہیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

50 Abudllah bn abd ul Muhsin,Usol Mazahib al-Imam Ahmad, Msooisa Al-Risala, 208.